148086 ـ غير شرعی (زنا سے پیدا شدہ) اولاد كی تربیت میں مشكل درپیش ہےتربیت

سوال

میرے خاوند كے ساتھ تقریبا بیس برس سے تعلقات ہیں میں اس سے پہلی بار جب ملی تو مسلمان نہیں تھی پھر میں طویل عرصہ كے بعد مسلمان ہوگئی اس لیے میرے اسلام قبول كرنے سے قبل اس سے چار بچے ہیں، بلكہ یہ سب شادی سے قبل پیدا ہوئے.
ہمارا تعلق صرف دوستی كا تھا، میں نے بالآخر یہ پڑھا كہ جو بچے شادی كے بغیر غیر شرعی طریقہ سے پیدا ہوتے ہیں ان میں كچھ شر و برائی كی مقدار پائی جاتی ہے، كیا یہ بات صحیح ہے، اور اس حالت كو صحیح كرنے كے لیے كیا كرنا ہوگا ؟
دوسری مشكل یہ ہے كہ:
میرا خاوند دین كا التزام نہیں كرتا، بلكہ پكا شراب نوش ہے، جس كا میری اولاد كی تربیت پر بہت اثر پڑا ہے، جس كے نتیجہ میں انہیں نماز جمعہ ادا كرنے كی عادت تك نہیں پڑی حالانكہ ان كی عمر سترہ برس سے زائد ہو چكی ہے.
میں نے ان كی راہنمائی كی بڑی كوشش كی ہے لیكن اس سلسلہ میں مجھے ابھی تك مشكلات كا سامنا ہے، برائے مہربانی یہ بتائیں كہ مجھے كیا كرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

زنا سے پیدا شدہ بچے كو كوئی قصور اور گناہ نہیں، اور زنا جیسے قبیح جرم كا گناہ سے پیدا شدہ بچے كو نہیں ہے، رہا مسئلہ اس كی اصلاح یا انحراف كا تو اس كے بہت سارے اسباب اور عوامل ہیں:

ان عوامل اور اسباب میں سب سے اہم ترین سبب اچھی تربیت ہے، اگر بچہ اچھی تربیت حاصل كر لے تو وہ معاشرے میں كوئی عار نہیں پا سكتا، اور وہ دوسرے بچوں كی طرح استقامت كے زیادہ قریب ہوگا.

زنا سے پیدا شدہ اولاد میں زیادہ انحراف اس لیے ہوتا ہے كہ اكثر اور غالب طور پر ان كی صحیح دیكھ بھال نہیں كی جاتی اور ان كا كوئی اہتمام نہیں كرتا، اور لوگوں كی جانب سے وہ نفرت پاتے ہیں تو اس وجہ سے شریر قسم كے برے اور منحرف لوگ اسے اپنا آلہ كار بنا لیتے ہیں.

تربیت جیسا معاملہ تو صبر و تحمل اور جدوجھد كا محتاج ہے، كتنے ہی خاندان اور گھرانے تربیت كی مشكل سے دوچار ہیں، خاص كر جب بچے جوانی كی دہلیز پر قدم ركھتے ہیں، اور خاص كر جب والد ان كی تربیت میں كوتاہی

اور سستی کرتا ہے، یا پھر والد ان سے دور رہتا ہے، یا والد خود غلط راہ پر ہو.

اس لیے ہماری وصیت اور نصیحت یہی ہے کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں، اور اپنی اولاد کے ساتھ محبت و شفقت اور نرمی کا برتاؤ کریں، اور ان کے لیے ایسا ماحول میسر اور پیدا کریں جو نیکی و صلاح اور سیدھی راہ والا ہو.

اور ان کے فارغ اوقات میں انہیں فائدہ مند امور میں مشغول رکھنے کی کوشش کریں، اور ان کے دل مسجد یا اسلامك سینٹر کے ساتھ مربوط کریں.

اور اسی طرح انہیں مطالعہ کرنے اور حصول علم کی ترغیب دلائیں، اور اذکار و دعاؤں اور قرآن مجید پڑھنے کے ساتھ ان کے ایمان مضبوط بنائیں.

اور اس سلسلہ میں آپ اطاعت و فرمانبرداری اور نیکی کے مواسم و سیزن کو موقع غنیمت بنائیں مثلا رمضان المبارک کا مہینہ، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ و تعالی سے ان کی ہدایت و اصلاح کی کثرت سے دعا کیا کریں.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلاشك و شبہ تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں: مظلوم کی دعا، اور مسافر کی دعا، اور والد کی اپنی اولاد کے لیے دعا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1905) سنن ابو داود حدیث نمبر (1563) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3862) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

عظیم آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: " والد کی دعا " یعنی اپنے بچے کے لیے کی گئی دعا یا پھر اس کے خلاف بد دعا کرنا، یہاں والدہ کا ذکر نہیں کیا کیونکہ والدہ کا حق بہت زیادہ ہے، اس لیے اس کی دعا کی قبولیت تو بالاولی ہوگی " انتہی

دیکھیں: عون المعبود (4 / 276).

آپ کو اپنے خاوند کی اصلاح اور استقامت کے لیے بھی کوشش کرنی چاہیے، تا کہ وہ بھی آپ کے ساتھ بچوں کی تربیت میں شریك ہو سکے، اور آپ دونوں سب سے عظیم فریضہ نماز کی دیکھ بھال زیادہ کریں اور اس کی پابندی کریں اور اولاد سے پابندی کرائیں.

کیونکہ نماز تو دین کا ستون ہے، اور جو نماز ادا نہیں کرتا اس کا دین اسلام میں کوئی حصہ نہیں رہتا.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی اولاد کی اصلاح کر کے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے.

واللہ اعلم .